



## سوال

میں بڑے میں رہتا ہوں۔ میری بیوی اسلام آباد میں ہے۔ ہمارے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوئی جس کی وجہ سے میں نے غصے میں آکر بیوی کو میچ کر دیا کہ تم میری طرف سے فارغ ہو، میں تم کو طلاق طلاق دیتا ہوں۔ میری بیوی حاملہ ہے۔ برائے مہربانی قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیں کہ کیا تین طلاقیں ہو گئی ہیں؟ کیا اب حلالہ ہی اس کا حل ہے؟ اب ہم دونوں رجوع کرنا چاہتے ہیں اس بارے کیا حکم ہے؟

## جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انسان کو چاہیے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے نکاح و طلاق کے مسائل سے بخوبی آگاہی حاصل کرے، تاکہ اسے نکاح و طلاق کی شروط، آداب، خاوند اور بیوی کے حقوق و فرائض، طلاق دینے کا شرعی طریقہ اور اس سے متعلقہ تمام احکامات کا علم ہو سکے اور وہ اپنی ازدواجی زندگی شرعی احکامات کے مطابق گزار سکے۔

بہر گھر میں تھوڑی بہت رنجشیں، غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں، ان کو آپس میں مل بیٹھ کر حل کرنے اور سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر خاوند اور بیوی کا آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو اسے آپس میں حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، یا دونوں خاندانوں کے افراد مل کر اس پریشانی کا حل نکالیں۔

شرعی طور پر دو طلاقیں رجعی ہیں، یعنی اگر خاوند نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی ہے تو وہ عدت کے دوران رجوع کر سکتا ہے، عدت گزر جائے تو نئے سرے سے نکاح کر سکتا ہے، جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے، اگر دوبارہ وہ اپنی بیوی کو دوسری طلاق دے دیتا ہے تو اسی طرح وہ عدت کے دوران رجوع کر سکتا ہے، عدت گزر جائے تو نئے سرے سے نکاح کر سکتا ہے، جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

اگر اس نے تیسری طلاق بھی دے دی ہے تو اس کے پاس عدت کے دوران رجوع کرنے کا اختیار ختم ہو جاتا ہے، اب وہ عورت اپنی عدت گزارے گی اور ہمیشہ کے لیے اس سے الگ ہو جائے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الطَّلَاقُ مَتَّانٌ فَمَا نَكَحَ بِمَغْزُوفٍ أَوْ تَشْرِيحٍ بِأَحْسَانٍ (البقرة: 229).

یہ طلاق (رجعی) دوبارہ ہے، پھر یا تولچھے طریقے سے رکھ لینا، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

اور فرمایا:

فَإِنْ طَلَّقْتُمَا فَلَا تَحِلُّ لَكُمَا بَعْدَ حَتَّى تَنْبَحَ ذَوْبًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقْتُمَا فَلَا بِنِكَاحٍ عَلَيْنَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ طَلَّأْنَا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتَلَكَ حُدُودَ اللَّهِ يَبِينُ لِقَوْمٍ يُعْلَمُونَ (البقرة: 230).

پھر اگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے، پھر اگر وہ اسے طلاق دے دے تو (پہلے) دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں رجوع کر لیں، اگر سمجھیں کہ اللہ کی حدیں قائم رکھیں گے، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، وہ انہیں ان لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے جو جانتے ہیں۔



سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ القرظی نے ایک عورت سے شادی کی اور اسے تیسری اور آخری طلاق بھی دے دی، اس عورت نے کسی اور مرد سے شادی کر لی، وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ اس نے جس مرد سے شادی کی ہے وہ حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے کہ یہ عورت دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا، حَتَّىٰ تَذُوقِي عُسَيْتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْتِكَ (صحیح البخاری، الطلاق: 5317)، صحیح مسلم، النکاح: 1433.

نہیں (یعنی تو واپس رفاعہ کے پاس نہیں جاسکتی) حتیٰ کہ تو اس کا مزہ چکھے اور وہ تیرا مزہ چکھے۔

مندرجہ بالا آیت اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تیسری طلاق کے بعد عورت اپنے سابقہ خاوند کے لیے صرف اسی صورت حلال ہو سکتی جب وہ اپنی رغبت سے، گھر بسانے کی غرض سے کسی مرد سے شادی کرے اور مرد کی نیت بھی گھر بسانے کی ہی ہو، سابقہ خاوند کے لیے اس عورت کو حلال کرنا مقصد نہ ہو، ان دونوں کے ازدواجی تعلقات قائم ہوں، پھر دوسرا خاوند کسی سبب کی بنا پر اپنی بیوی کو اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو یہ عورت سابقہ خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی اور وہ اس سے دوبارہ نئے سرے سے نکاح کر سکتا ہے جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

حلالہ کروانا:

حلالہ کروانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے، یہ غیر شرعی نکاح کے ذریعے عورت کو سابقہ خاوند کے لیے حلال کرنے کا حیلہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے دونوں پر لعنت کی ہے اور حلالہ کرنے والے کو کرائے کا سا نڈھ قرار دیا ہے، جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَعْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَحْلُ وَالْمَحْلَلُ لَهُ (سنن الترمذی، النکاح: 1120، سنن النسائی، الطلاق: 3416) (صحیح).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے (دونوں) پر لعنت کی ہے۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَيْتِسِ الْمَسْتَعَارِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: هُوَ الْفَحْلُ، لَعْنَةُ اللَّهِ الْفَحْلُ وَالْمَحْلَلُ لَهُ (سنن ابن ماجہ، 1936) (صحیح).

کیا میں کرائے کے سا نڈھ کے متعلق نہ بتاؤں (کہ وہ کون ہوتا ہے؟) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں (بتلائیے) اسے اللہ کے رسول! فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا ہے، اللہ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔

بیوی کو بیچ کے ذریعے طلاق دینا:

اگر انسان اپنی بیوی کو بول کر طلاق دیتا ہے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر طلاق بالکل واضح لفظوں میں لکھ کر بھیج دیتا ہے، اور اس کی نیت بھی طلاق دینے کی ہے، تو بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، کیونکہ انسان لکھ کر بھی اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے، گویا کہ انسان کا قلم بھی اس کی زبان کی طرح ہے۔



اس لیے اگر آپ نے بالکل واضح لفظوں میں طلاق لکھ کر بیوی کو میسج کیا ہے، اور آپ کی نیت بھی طلاق جیسے کی ہے تو طلاق واقع ہو چکی ہے۔  
علماء کے ہاں اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر بیوی حاملہ بھی ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

وَلَا نَعْلَمُ خِلَافًا أَنَّ طَلَاقَ النِّحَالِ إِذَا تَبَيَّنَ حَمْلًا طَلَاقٌ شَرِيحًا إِذَا طَلَّقْنَا وَاحِدَةً وَأَنَّ النِّحَالَ كَلِمَةٌ مَوْضِعٌ لِلطَّلَاقِ (الاستذکار، جلد 6، ص 139)

ہمیں اس بارے میں کسی اختلاف کا علم نہیں کہ حمل ظاہر ہو جانے کے بعد حاملہ عورت کو طلاق جیسے کا سنت طریقہ ہے اگر اس کو ایک طلاق دی جائے (اکٹھی تین طلاقیں نہ دی جائیں)، حمل کے دوران کسی بھی وقت طلاق دی جاسکتی ہے۔

اکٹھی تین طلاقیں دینا :

قرآن و سنت کی روشنی میں اکٹھی تین طلاقیں دینا حرام ہے، ایسا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگنا چاہیے۔

لیکن اگر کوئی انسان اکٹھی تین طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی، لہذا اگر آپ نے اپنی بیوی کو میسج میں یہ لکھ کر بھیجا ہے کہ تم میری طرف سے فارغ ہو، میں تم کو طلاق طلاق طلاق دیتا ہوں۔ یہ ایک ہی طلاق شمار ہوگی اور آپ کو عدت کے دوران بیوی سے رجوع کا حق حاصل ہے؛ کیوں کہ نکاح کے مضبوط بندھن کو شریعت نے یک نخت ختم نہیں کیا بلکہ تین طلاق کا سلسلہ اور پھر ان میں سے پہلی دو کے بعد سوچنے اور رجوع کرنے کا موقع دیا ہے تاکہ گھر ٹوٹنے سے بچ جائے۔

عدت گزرنے کے بعد نئے سرے سے نکاح ہو سکتا ہے، جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسُنَّتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً (صحیح مسلم، الطلاق: 1472).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک طلاق ہی شمار ہوتی تھیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے طلاق کے ناجائز طریقے کی روک تھام کے لیے ایک سیاسی فیصلہ کیا تھا کہ جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں ہم اسے نافذ کر دیں گے، یہ وقتی سیاسی فیصلہ تھا، شرعی نہیں تھا۔ (حاشیہ الطحاوی علی الدر المنثور: 2/105).

یاد رہے! وہ عورت جسے باقاعدگی سے ماہواری آتی ہے اس کی عدت کی مدت تین حیض ہے، یعنی طلاق کے بعد اگر عورت کو تین مرتبہ حیض آجائے اور وہ تیسرے حیض سے پاک ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَالطَّلَاقُ يَشْرَبُ بَعْضُ بَعْضٍ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ (البقرة: 228).

اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں۔

وہ عورت جس کو ماہواری آنا بند ہو گئی ہے، یا عمر کم ہونے کی وجہ سے ابھی آنا شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت تین قمری مہینے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَاللَّائِي يَنْسَنَ مِنَ الْحَيْضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ أَرَبْتُمْ فَتَشْرَبْنَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحْضُنَّ (الطلاق: 4).



اور وہ عورتیں جو تہماری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہو چکی ہیں، اگر تم شک کرو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض نہیں آیا۔  
اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (الطلاق: 4).

اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔

رجوع کا طریقہ کار:

خاوند بول کر بھی رجوع کر سکتا ہے کہ اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہے کہ میں رجوع کرتا ہوں یا کسی اور کے سامنے یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔

اسی طرح اگر خاوند رجوع کی نیت سے اپنی بیوی سے قربت اختیار کرے تو بھی رجوع ہو جائے گا۔

آپ نے میسج کے ذریعہ اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں، اگر آپ نے پہلے کسی موقع پر اپنی بیوی کو کوئی طلاق نہیں دی تو آپ کی بیوی کو ایک طلاق واقع ہو چکی ہے۔ آپ عدت کے دوران رجوع کر سکتے ہیں اور اگر عدت گزر گئی ہے تو نئے سرے سے نکاح کر سکتے ہیں، جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی